اسلام

اور

سابقہ کُتبِ مقدس

من تصنیف

محمد اسلم رانا مرکز تحقیقِ مسیحیت
ملک پارک ۔ شاہدرہ ۔ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

سابقہ کُتب مقدسہ کی اسلامی حیثیت

پادری برکت اے خان آف سیالکوٹ ایک مسیحی مبلغ ہیں۔ اپنے ایک چہار ورقہ پمفلٹ بعنوان "صحت و صداقت سابقہ الہامی کتب مقدسہ" میں انہوں نے کچھ نکات اٹھائے ہیں۔ جن میں سے اہم کا تجزیہ ہدیۂ قارئین ہے۔

(۱) پادری۔ خدا تعالیٰ کے کلام الٰہی کی باتیں بھی لاتبدیل ہیں۔

مسلمان۔ یقیناً لاتبدیل ہیں۔ بشرطیکہ اس خدائی کلام میں ردّ و بدل نہ کر دیا گیا ہو۔ اور نہ ہی اس میں بھرتی کر دی گئی ہو۔ اس کے لئے میری تصنیف بائبل میں ردّ و بدل حصہ اول و دوئم شائع کردہ اسلامی مشن سنت نگر منگوا کر پڑھیئے۔ یعنی خدا کے کلام میں لکھنے والوں نے تبدیلیاں کیں۔ یسعیاہؑ کے منہ کا کلام الٰہی لاتبدیل ہے۔ لیکن کلام الٰہی کو حیطۂ تحریر میں لاتے لاتے کاتب نے نبی کے جیتے جی اس کے سامنے اس کے لکھواتے لکھواتے تبدیل کر ڈالا۔ اسی طرح بائبل کی کتابیں تبدیلیوں کا شکار رہی ہیں۔

(۲) پادری۔ خدا تعالیٰ کے حضور زمانہ ماضی، حال اور مستقبل سب برابر ہیں۔

مسلمان۔ ہاں یہ بالکل ٹھیک ہے۔ مگر افسوس مسیحی خدا کی یہ صفت بائبل اور انجیل سے ثابت نہیں ہوتی۔

(۳) پادری:۔ یسعیاہ نبی نے لکھا ہے۔ کہ ہاں گھاس مرجھا جاتی ہے

پھول کملا جاتا ہے۔ پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے (یسعیاہ ۴۰: ۸)
مسلمان:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ابد تک قائم ہے مگر یہودیوں اور مسیحیوں نے اس کے کلام کو کھنگال ڈالا۔ اور ہر جگہ تحریف کر دی۔ اور اس میں نئی بھرتی اور اضافے کر دیئے۔ بائبل کے خدا کا کلام اپنی اصلیت کو کھو چکا ہے۔ اس لئے اس کی ابدیت بھی ختم ہو گئی۔

(۴) پادری:۔ "خداوند یسوع مسیح نے بھی تمام سابقہ الہامی کتابوں اور نبیوں کے صحیفوں کی صحت و صداقت کی پُر زور تصدیق کر دی ہے۔ اور ان کو ردوبدل اور تحریف و تنسیخ کے تمام انسانی شکوک و شبہات سے پاک قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے"۔

مسلمان۔ مسیح کے وقتوں میں یہودی کتب مقدسہ کا یونانی ترجمہ سپٹو آجنٹ مستعمل تھا۔ یسوع اور ابتدائی مسیحیوں کی بائبل عہد نامہ عتیق (یعنی یہودی کتب مقدسہ۔ اسلم) تھا۔

(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۹۶۹۔ جلد ۳ صفحہ ۵۷۶۔ کالم ۱۔)

اندریں حالات مسیحیوں کی خود ساختہ ۲۷ کتابیں مسمّی بہ "عہد نامہ جدید" مسیح کی بائبل میں اضافہ ہے۔

(۱) مسیح کے قول کا مطلب واضح ہے۔ کہ توریت کے مندرجات پورے ہو کر رہیں گے۔ اس کے یہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ کہ مسیح نے ان کتابوں کو ردوبدل اور تحریف و تنسیخ کے تمام انسانی شکوک و شبہات سے پاک قرار دیا تھا۔

(۵) پادری: "پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو بھی توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔"

مسلمان:۔ مسیحی شریعت موسوی تورات کے باغی اور نافرمان ہیں۔ اسے لعنت قرار دیتے ہیں، (گلتیون ۳ : ۱۳)

آسمان کی بادشاہی میں چھوٹے وہی ہیں۔

ع ۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(۶) پادری:۔ مسیح خداوند کی ان باتوں کو جھٹلانا اس کی شخصیت کے احترام کے سخت منافی ہے۔

مسلمان:۔ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مسیح کی باتوں کو جھٹلانے اور اس کی شخصیت کا احترام نہ کرنے کے مجرم مسیحی ہیں۔

(۷) پادری: خداوند یسوع مسیح نے اپنے انجیلی کلام الٰہی کی صحت پر مہر صداقت لگا کر اس کو لاتبدیل اٹل اور ابدی کلام آخر الزماں قرار دیا ہے۔ فرمایا۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری (انجیلی) باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی (انجیل متی ۲۴ : ۳۵)

مسلمان:۔ مسیح کی باتیں تو ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔ لیکن لفظ (انجیلی) کا اضافہ پادری نے خواہ مخواہ کر دیا ہے۔ اور انجیلی کلام کی صحت و صداقت کی مہر توڑ کر رکھ دی ہے۔ انجیل ان دنوں تھی کب اور اسے لکھنے کا خیال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ثابت کیا جائے کہ انجیل کا لفظ حضرت مسیح نے استعمال کیا؟

(۸) پادری:۔ پھر فرمایا جو مجھے نہیں مانتا اور میری (انجیلی) باتوں

کو قبول نہیں کرتا۔ اس کا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے۔ یعنی جو انجیلی کلام میں نے کہا ہے۔ آخری دن وہی اسے مجرم ٹھہرائے گا۔

مسلمان :۔ (۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے تک حضرت مسیحؑ کی نبوت کا دور تھا۔ اس زمانہ کے لئے مسیحؑ کا یہ فرمان بجا اور درست تھا۔ جن لوگوں تک مسیحؑ کا پیغام شریعتِ موسوی کی پیروی (ع) پہنچا اور انہوں نے قبول نہ کیا۔ وہ مجرم ٹھہریں گے۔

(۱۱) موجودہ انجیلیں مسیحؑ کے مدتوں بعد لکھی گئیں۔ سینکڑوں برس بعد مقدس قرار دی گئیں۔ اس لئے مسیحؑ کی باتوں سے یہ انجیلیں ہرگز مراد نہیں لی جا سکتیں۔ عام مسیحیوں کو علم نہیں ہے کہ اس قول پر مشتمل خود انجیل یوحنا فی زمانہ مسیحیوں کے ہاں شرفِ قبولیت کھو چکی ہے۔

(۹) پادری :۔ "انجیل میں لکھا ہے۔ اس کتاب کی نبوت کی باتوں میں بڑھانے والا اور کچھ نکال ڈالنے والا شخص خدا کی آسمانی آفتوں کا سزاوار ہو گا۔" (مکاشفہ ۲۲ : ۱۸، ۱۹)

مسلمان : (۱) کتاب مکاشفہ کا یہ قول کتاب مکاشفہ ہی کے بارے ہے۔ اس کتاب کے مصنف کے ذہن میں انجیل کا موجودہ تصور قطعاً نہیں تھا۔ یاد رہے کہ انجیل نے اس کتاب یعنی کتاب مکاشفہ کے لکھے جانے کے بعد مدتوں بلکہ صدیوں بعد موجودہ شکل اختیار کی تھی۔ مکاشفہ کے وقت موجودہ انجیل موجود ہی نہیں تھی۔

(۱۱) مسیحی کتب مقدسہ کے خصوصی مجموعہ انجیل میں باتیں بڑھانے اور نکال ڈالنے کا کاروبار وسیع و عریض پیمانے پر ہوا ہے۔ خدا کی آسمانی آفتوں کے سزاوار وہی مسیحی ہیں۔

(۱۰) پادری :۔ لہٰذا کسی شخص کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ کلام الٰہی میں تبدیلی اور ردو بدل کرے؟

مسلمان :۔ آپ کو لفظ (انجیلی) بڑھانے کی ضرورت پڑ ہی گئی نا؟

(۷) اسی طرح آپ سے پہلے کتب مقدسہ میں تبدیلیاں کرنے والوں کی بھی کچھ ضرورتیں ہوں گی۔ انجیل کا لفظ عہد نامہ عتیق میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو ثبوت پیش کریں

(۱۱) پادری :۔ بزرگ سلیمان نبی نے لکھا ہے۔ کہ تو اس کے کلام میں کچھ نہ بڑھانا۔ مبادا وہ تجھ کو تنبیہ کرے اور تو جھوٹا ٹھہرے (امثال $\frac{30}{6}$)

مسلمان ۔ (انجیلی) کا لفظ آپ نے بڑھایا ہے، آپ جھوٹے ٹھہرے۔ مسیحی کلیسیا کا مقام متعین کرنے کے لئے مطالعہ فرمائیں۔ ہمارے مخاطبین یا کم از کم اسلامی مشن کے لٹریچر سے واقف مسلمان یہودیوں اور مسیحیوں کے ان الفاظ کی علمی قدر و قیمت سے خوب واقف ہیں۔

(۱۲) پادری (۱) ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ (۲۔ تیمتھیس ۵: ۱۶)

(۲) اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے، جو زیادہ معتبر ٹھہرا (۲ پطرس ۱: ۱۹)

کتاب مقدس کی صحت و صداقت کے اثبات و شواہد کے باوجود مسلمان بے خوف خداوند کی کتاب مقدس پر رد و بدل اور تحریف و تنسیخ کے الزامات سے باز نہیں آتے"

مسلمان :- (i) الہامی صحائف کی یہ صفات درست ہیں۔ لیکن اس قول سے کتاب مقدس کی صحت و صداقت کے اثبات و شواہد کیسے نکلتے ہیں؟ ان دنوں کم از کم ۲۰ مسیحی کتب مقدسہ تو موجود ہی نہیں تھیں۔ (ii) اس دور میں یہودی کتب مقدسہ کا یونانی سپٹو آجنٹ ہی "نبیوں کا کلام" تھا۔ موجودہ ۲۷ مسیحی کتابیں نہیں تھیں۔ اگر پطرس کی ہدایت ماننی ہے تو مسیحیوں کو صرف سپٹو آجنٹ کا ہی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پطرس نے اسے ہی "نبیوں کا معتبر کلام" قرار دیا تھا۔

(iii) ۔۔۔ میں دکھایا جا چکا ہے۔ کہ یہودی اور مسیحی دونو قومیں علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ رد و بدل اور تحریف و تنسیخ کی مرتکب ہیں۔

(iv) یہودی بائبل ۳۹، پروٹسٹنٹ بائبل ۶۶ اور رومن کیتھولک بائبل ۷۲، ۷۳، کتابوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا مصنف یہ نہیں کہتا کہ میں نے یہ تحریر خدا کے الہام سے لکھی ہے، نہ ہی ان کتابوں کے (نامعلوم) مصنفین کو پتہ تھا کہ آئندہ ہماری کتابوں کو الہامی سمجھا جائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہودی اور مسیحی کلیسیا (امت) جس کتاب کو مقدس قرار دیدے وہ الہامی ہے مقدس ہے۔ خدا کا کلام ہے۔ الہامی ہونا کلیسیا کی مرضی پر موقوف ہے۔ علاً خدا کے الہام کی اصطلاح کچھ معنی نہیں رکھتی

(v) یار لوگ پطرس کے دوسرے خط کی بنا پر کتاب مقدس کی صحت و صداقت کے اثبات و شواہد پاتے اور اکڑوں پھرتے ہیں۔

اردو بائبل کا موجودہ ترجمہ ۱۹۳۰ء کرنے والی چھ رکنی کمیٹی

کے ایک فاضل ممبر پادری ولیم میچن ایم۔اے پطرس کے دوسرے خط میں لکھتے ہیں:
"یہ کتاب سینکڑوں برس سے مشکوک مانی جاتی تھی
مسیحی مسائل مصنفہ پادری ولیم میچن صفحہ ۱۶)
ع :۔جن پہ تکیہ تھا وہی پتّے ہوا دینے لگے

(۱۳) پادری :۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم برسر اقتدار جماعت کے فرد ہیں لہٰذا مسیحی اقلیت کی مذہبی کتب مقدسہ کے خلاف زہر افشانی ہمارا حق ہے۔

مسلمان (۱) اہل اسلام صرف اسلام کے دفاع یا اسلام کے خلاف مسیحی اقلیت کے علماء کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے ہی قلم اٹھاتے ہیں۔ جیسا کہ راقم الحروف کی مثال نقد حاضر ہے۔
(۲) مسیحی اقلیت برسر اقتدار جماعت کی مذہبی کتاب کے خلاف زہر افشانی کا جو حق رکھتی ہے۔ اور استعمال کرتی ہے۔ اس سے واقفیت کے خواہش مند حضرات راقم کو مبلغ تین روپوں کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر پادری برکت اے خان کی قرآن مجید کے خلاف زہر افشانی کا فوٹو سٹیٹ حاصل کریں۔

(۱۴) پادری :۔ قریش میں ختنہ کی کوئی موروثی صفت نہ تھی۔ جس سے ان کے اسماعیلؑ کی نسل ہونے کا یقین کیا جاسکے۔

مسلمان :۔(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش کا اسماعیلؑ کی نسل سے ہونا قرآن مجید کے بہتیرے مقامات سے واضح ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے مکہ مکرمہ میں خانہ

کعبہ تعمیر کرتے وقت مکہ والوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے دعا سورہ بقرہ میں ان الفاظ میں درج ہے۔
"اے ہمارے رب! تو اُن میں انہی میں سے ایک رسول اٹھا جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے، اور ان کو پاک کرے۔ تو غالب حکمت والا ہے۔
(ترجمہ بقرہ آیت ۱۲۹)
حقیقت یہ ہے کہ پادری اسلام کے متعلق خود جاہل ہیں۔ اسلام کے بارے میں موٹی موٹی اور عام باتوں سے بھی ناواقف ہیں۔ وہ جہالت کے اندھیروں سے باہر نہیں نکلنا چاہتے۔ اور ایسے مصنفین کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جو ان کی جہالت کے معیار پر پورا اتریں
آیئے ذرا اسماعیلؑ کو مکہ میں بستا ہوا دیکھیں۔ مکہ کا مکین اور کعبہ کا متولی قبیلہ قریش خود بخود ہی آپؑ کی نسل سے ثابت ہو جائے گا۔ بائبل کے بیانات کے مطابق جب ابراهیمؑ نے بی بی ہاجرہ اور بچے کو دیس نکالا دے دیا اور ان کا راشن ختم ہو گیا تو:
"پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کوآں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا۔ اور لڑکے کو پلایا اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑا ہوا۔ اور بیابان میں رہنے لگا۔ اور تیر انداز بنا اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے اس کے لئے

بیوی لی۔ (کتاب پیدائش ۲۱: ۱۹-۲۱)
ڈاکٹر بلیکی ایک عیسائی عالم لکھتا ہے
"اسماعیل عرب کے ریگستانوں میں جا لبسا۔"
(تواریخ بائبل مصنفہ پادری ولیم جی بلیکی ڈی ڈی
ترجمہ پادری طالب الدین بی اے مطبوعہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۸۲)
یعنی اسماعیلؑ کی اولاد عرب ہی میں لبسی رہی۔ ڈاکٹر کیٹو بھی اسماعیلؑ کی اولاد کا عرب میں لبنا ہی بتاتے ہیں۔

(AN ILLUSTRATED HISTORY OF THE BIBLE BY JOHN KITTO DD, F.S.A. EDITED BY ALVAN BOND D.D: 1902, P.29, COL.1)

کنوئیں کی تفسیر میں پادری ڈبلو لکھتے ہیں۔
یہاں پانی کا معجزانہ طور پر مہیا کیا جانا مقصود نہیں ہے۔ خدا نے ہاجرہ کو پہلے سے موجود پانی کا چشمہ دیکھنے کی توفیق دی۔ (تفسیر بائبل صفحہ ۲۹ کالم ۱)
حقائق سے چشم پوشی۔ پہلو تہی اور حق تسلیم کرنے میں بخل مسیحیوں کی گھٹی میں پڑا ہے۔ حقیقت بائبل کے بیان ہی سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔ صاحبو! یہ وہی چشمہ ہے۔ جسے آب زم زم کہتے ہیں۔ جس کا متبرک پانی ہر سال حجاج کرام کی وساطت سے دنیا کے کونے کونے میں پہنچتا ہے۔ اور کروڑہا افراد پیتے ہیں۔
(۱۵) پادری:۔ فرشتے نے اسرائیلیوں اور مسیحیوں کے خلاف

جہاد کیا۔ ان کو مکہ اور مدینہ اور قلعہ خیبر سے زبردستی نکال دیا۔ اور یہ ثبوت نہ دیا۔ کہ اسمٰعیلؑ کی نسل اور اسرائیل کے بھائی ہیں۔

مسلمان:۔ فاضل دوست کی معلومات کی تصحیح کی غرض سے عرض ہے کہ مکہ۔ مدینہ اور قلعہ خیبر میں مسیحی آبادی نہیں تھی۔ ان سے جہاد اور زبردستی نکالے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہودی بھی مکہ میں نہیں بستے تھے۔

یہودیوں نے حضورؐ کی ہجرتِ مدینہ کو بہت بُرا منایا۔ منافقین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔ حضورؐ کو کھانے میں زہر دے کر ہلاک کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ مسجد ضرار کی بنیاد بھی یہی قبیح جذبہ تھا۔ ایسے پس منظر میں مدینہ اور خیبر سے یہودیوں کو نکال دینا ہلکی سزا معلوم ہوتا ہے۔

(د) مسیحؑ یہودی تھا۔ یہودیوں نے مسیحؑ موجودہ مسیحیوں کو دیا تھا۔ ان کے اس احسان کا بدلہ چکانے کی داستانوں سے مسیحی کلیسیا کی تاریخ رُوسیہ ہے۔ دیگ میں سے صرف ایک دانہ ہدیۂ قارئین ہے۔

"جنگِ مقدس (صلیبی جنگوں۔ اسلم) میں مسیحیوں کی کوشش تھی۔ کہ مسیحیت قبول نہ کرنے والے یورپ کے تمام یہودی قتل کر دیئے جائیں"

(CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS BY GERHARD NEHLS'. 1980, P. 63)

(۱۶) پادری:۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے مشن کی منادی اور ترقی کے لئے اسرائیلیوں کو اپنے خاص شاگرد بنایا۔

مسلمان:۔ مسیحؑ یہودیوں کے لئے برپا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے یہودیوں

کو ہی اپنے شاگرد بنانا تھا۔ موجودہ غیر یہودی مسیحی مسیح اور اس کے پیرو کار یہودیوں کے ایک دشمن پولوس کے شاگرد ہیں۔ مسیح کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۷) پادری :۔ دنیا کے لوگوں کے گھر گھر موجود کتاب مقدس کے نسخوں کے اندر رد و بدل اور تحریف کا خیال ایک جاہل اور بے علم لوگوں کا طفلانہ خیال ہے۔

مسلمان :۔ کتاب مقدس کے نسخوں میں رد و بدل سے جاہل اور بے علم لوگ ہی بے خبر ہیں۔ جن میں سے ایک پادری برکت عبد الہادی نقد حاضر ہیں۔ اور مسلمانوں کا مغز چاٹ رہے ہیں۔ اس موضوع پر اسلامی مشن کثیر لٹریچر شائع کر چکا ہے۔ میری تالیفات میں بہتیرا مواد موجود ہے۔ راقم نے بائبل میں رد و بدل کے عنوان سے دورِ حاضر کا ایک عظیم الشان مطالعہ کیا ہے۔

(۱۸) پادری :۔ قرآن مجید نے سابقہ کتب پر رد و بدل یا تحریف و تنسیخ کا کوئی الزام نہیں لگایا۔

مسلمان :۔ کتب سابقہ میں رد و بدل کی نشان دہی قرآن کا مقام و منصب نہیں ہے۔ ویسے بر سبیل تذکرہ کئی مقامات پر الزام لگایا گیا ہے۔ یہودیوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اے مسلمانو! اب کیا ان لوگوں سے تم یہ توقع رکھتے ہو، کہ یہ تمہاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا یہ شیوہ رہا ہے۔ کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر اس میں تحریف کی (البقرہ ترجمہ آیت ۷۵)

کاش پادری صاحبان مختلف بائبلوں کا باہم موازنہ کر سکتے۔ یا راقم کی تالیفات کا ہی مطالعہ کر پاتے۔

(ii) کیا یہودیوں اور مسیحیوں نے کتب سابقہ کے بارے میں دوسرے قرآنی ارشادات قبول کر لئے ہیں اور بس اسی ایک کی کسر رہ گئی تھی، کہ اس کا ثبوت طلب کیا جا رہا ہے۔

(۱۹) پادری: قرآن میں سابقہ کتب کے متعلق اغلاط موجود ہیں۔ اور ایسی باتیں قرآن کی شان کے خلاف ہیں۔

مسلمان (i) قرآن میں سابقہ کتب سے متعلق اغلاط بالکل موجود نہیں ہیں۔ قرآن نے حسب ضرورت کتب سابقہ کی اغلاط کی نشاندہی کی ہے۔ اغلاط قرآن میں نہیں ہیں۔ البتہ بائبل ضرور اغلاط سے پُر ہے۔

(ii) سابقہ کتابوں میں "اہل کتاب نے کچھ ردوبدل اور تحریف" ہی نہیں کی ہے۔ بہت زیادہ ردوبدل کیا ہے۔ قارئین کرام اس موضوع پر اسلامی مشن سے لٹریچر طلب کریں۔

(بائبل میں ردوبدل حصہ اول دوئم)

(۲۰) پادری: مسلمان کبھی کبھی تو سوچتے ہوں گے کہ سابقہ کتب میں ردوبدل ثابت کرنے میں ہم نے جو قدم اٹھایا ہے، وہ قرآن سے ہرگز نہ ہو سکا۔

مسلمان: قرآن میں ایسی تعلیمات مندرج ہیں، جو تا قیامت نسل انسانی کا تعلق خدا تعالے سے جوڑنے اور بنی نوع انسان کو حق تعالیٰ کی مرضی پر چلنا سکھانے کے لئے ضروری تھیں۔

باقی باتیں ضمناً حسب ضرورت بیان ہوئی ہیں۔ کتب سابقہ میں ردوبدل کا اعلان قرآن نے بار بار کیا ہے۔ جو کام مجھ ایسا معمولی پڑھا لکھا مسلمان ہی بطریق احسن کرسکے کہ جواب میں علماء مسیحیت کے دماغ ماؤف اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ اس کے لئے قرآن سے ثبوت تلاش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

(۲۱) پادری:۔ اگر حضورؐ کے زمانہ بعثت میں سابقہ کتب میں ردوبدل یا تحریف کا سوال ہوتا تو قرآن مجید مسلمانوں کو ان کتابوں پر ایمان لانے کا حکم صادر نہ کرتا۔

مسلمان:۔ قرآن مجید میں تورات۔ زبور۔ انجیل اور صحف سابقہ پر ایمان لانے کے حکم کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کتابوں کو منزل من اللہ اور سچا برحق کلام الٰہی مانتے ہیں۔ یہ کتابیں سابقہ انبیاء کرام کو ان اقوام کی ہدایت کے لئے عطا ہوئی تھیں۔ وہ کتابیں آج دنیا میں ہیں یا نہیں اس سے ہمیں کوئی بحث۔ تعلق و واسطہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عیسائیوں کے مشہور رسالہ کلام حق گوجرانوالہ کا اعلان کافی ہے۔ اسے آنکھیں کھول کر پڑھیئے۔

اتفاق سے یہودی اور مسیحی توریت۔ انجیل۔ زبور اور صحف سابقہ کے نام پر کچھ ایسی کتابیں اٹھائے پھرتے ہیں۔ جو اغلاط۔ تضاد بیانیوں مضحکہ خیز بیانات اور ناقابل بیان و ناقابل یقین واقعات سے پُر ہیں۔ ان میں ایسی تعلیمات مندرج ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اور الہامی مذاہب کی شان کے خلاف ہیں۔

(۲۲) پادری:۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں جمع و تدوین قرآن کے

وقت اگر مسلمانوں کو انجیل مقدس کو پڑھنے اور سمجھنے کی استطاعت ہوتی تو وہ انجیل کی روشنی میں یہ نہ کہتے کہ عیسیٰ المسیح پر انجیل نازل ہوئی تھی۔

مسلمان (۱) مسلمانوں کا کہنا نہیں قرآنی فرمودہ ہے۔ کہ عیسیٰ المسیحؑ پر انجیل نازل ہوئی تھی۔

(۲) بیچارے مسلمان اسلام کے ابتدائی ایام میں انجیل مقدس کیا خاک پڑھتے۔ ان دنوں بائبل کا مطالعہ خود مسیحیوں کو بھی نصیب نہیں تھا ابتدائے اسلام کے آٹھ سو برس بعد بھی حالت یہ تھی کہ

(۱) اس کتاب کے باعث بہتوں کو شہید کیا گیا۔ جن میں سے زیادہ قابل ذکر ٹنڈیل تھے۔ جنہوں نے بائبل کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اس زمانے میں توہمات اور تعصب اتنا زوروں پر تھا کہ ۱۵۰۰ء میں انہیں زندہ جلا دیا گیا۔ (تعلیم الٰہی مصنفہ جے۔ اے چرچ ایم اے ایم آر سی ایس ترجمہ ڈبلیو ڈی چوہدری بی اے مطبوعہ ۱۹۶۰ء صفحہ ۸)

انجیل مقدس پڑھنے کے باعث مسیحی زندہ جلا دیئے جاتے تھے۔ تو مسلمانوں کو کیا مصیبت پڑی تھی۔ کہ ایسی مقدس کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے کا خطرہ مول لیں۔

(۲۳) پادری :۔ درحقیقت عیسیٰ المسیح مجسم کلمۃ اللہ تھے۔ یعنی مظہر ذاتِ الٰہی، کامل خدائے مجسم کیونکہ انجیل میں لکھا ہے :۔

" کلام خدا تھا۔ کلام مجسم ہوا " کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ زندہ مجسم کلمۃ اللہ نے عالمِ توحید میں اپنی ہستی کو واحد ذاتِ الٰہی قرار دیا۔ فرمایا۔ " میں اور باپ ایک ہیں " جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا

مسلمان :۔ پادری صاحب نے مسیحؑ کی جو خلاف عقل مہمل بے سروپا اور ناقابلِ یقین صفات اور حیثیتیں ایک ہی سانس میں گن ڈالی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مسیحؑ کے لئے مسیحی کلیسیا نے تجویز کی تھیں۔ مسیحؑ کی اپنے بارے میں یہ تعلیم بالکل نہیں تھی۔ تاریخ کلیسیا کے مشہور امریکی اورٹریل یونیورسٹی کے پروفیسر جارج پارک فشر ڈی ڈی ایل ایل ڈی رقمطراز ہیں :

"عام لوگ اس کی تعلیم سے بہت متاثر ہوئے کیونکہ وہ ایک صاحب اختیار اور ایسی ہستی کی حیثیت سے بولتا تھا جس کا خدا سے قریبی تعلق تھا۔ اس کی باتوں میں گہری روحانیت تھی۔ اس کا اعلان تھا کہ میں خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں"

(HISTORY OF THE CHRISTIAN CHURCH BY GEORGE PARK FISHER D.D, LLD 1888, P. 17)

یہودی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے۔

"یسوع ناصری مامور من اللہ (خدا کا مقرر کردہ۔ اسلم) تھا اس میں اس کام کے لئے منتخب کئے جانے کی روحانی قوت اور قابلیت ضرور ہوگی"

(یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد ۷ صفحہ ۱٦٧ کالم ۱)

صاحبو! یہ ہے مسیحؑ کی اصل حیثیت یعنی وہ خدا کا ایک پیغمبر تھا۔ یہ خالصتاً اسلامی عقیدہ ہے۔ بات اتنی سی ہے۔ باقی سب افسانے ہیں۔ کاش مسلمان مسیحیوں

اور یہودیوں کو مذکورہ دونوں اقتباسات سمجھا سکیں اور مسیح علیہ السلام کی شخصیت پر مرورِ زمانہ کی ڈالی ہوئی گرد کی دبیز تہوں کو پرے ہٹا کر ان کا اصل چہرہ دکھا سکیں اور ان دونوں قوموں کو اس عقیدہ کا پرچار کرنے والی کتاب قرآن مجید پر ایمان لانے کی تبلیغ کر سکیں۔

(۲۴) پادری: مسیحؑ نے فرمایا۔ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔

مسلمان: (۱) جبھی تو یہودیوں اور رومیوں نے تمہارے عقیدہ کے مطابق مسیحؑ کو مصلوبیت کی لعنتی موت مارا۔

(۲) واضح ہو کہ خدا نے "آسمان اور زمین کا کل اختیار" صرف مسیح خدا، عین خدا اور کامل خدا کو ہی نہیں دیا تھا۔ یہ اختیار دینا قدیم مذاہب کے خدا کی صفتِ عام معلوم ہوتی ہے۔

پروفیسر فشر لکھتے ہیں۔

منگول سادہ سا مذہب تھا۔ اس مذہب میں ایک خالق مطلق تھا۔ اور خان اس کا بیٹا تھا جو دنیا پر کُلّی اختیار رکھتا تھا۔

(فشر صفحہ ۷۶)

(۲۵) پادری: مسیحؑ خداوند آسمانی ہستی نے اپنے برگزیدہ شاگردوں کو رسول کا لقب دیا۔

مسلمان: ۔ انجیل جس پر قرآن نے مسلمانوں کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ جس کی قرآن تصدیق کرتا ہے۔ اس میں مسیحؑ کے ایک برگزیدہ شاگرد پطرس کے بارے میں لکھا ہے:

پطرس اس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا۔ کہ اے خداوند خدا نہ کرے یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ اس نے پھر کر پطرس سے کہا۔ اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے۔ کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال کرتا ہے۔ (متی ۱۶: ۲۲، ۲۳)

مسیح کی گرفتاری پر پطرس نے تین دفعہ مسیح پر لعنت بھیج کر اس کی جان پہچان سے انکار کیا تھا۔ (مرقس ۱۴/۷۱)

یہی پطرس ڈینگیں مارتا اور کہتا تھا۔ اے خداوند تیرے ساتھ میں قید ہونے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔ (انجیل لوقا ۲۲: ۳۳)

(۱) وہ کیا ہی برگزیدہ شاگرد تھا۔ جس نے کلمۃ اللہ، کامل مظہر ذاتِ الٰہی۔ کامل خدائے مجسم۔ کلام مجسم اور واحد ذاتِ الٰہی کو الگ لے جا کر ملامت کی اس پر تین دفعہ لعنت بھیج کر اسے جاننے سے انکار کیا۔ سبحان اللہ کتنا برگزیدہ تھا وہ شاگرد۔

(۱۱) مسیح کے ایک برگزیدہ شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے یہودیوں سے تیس روپے تول کر وصول کئے اور کامل خدائے مجسم کو پکڑوا دیا۔ (متی ۲۶: ۱۶)

(۲۶) پادری: صعود آسمانی کے دس دن اس کے وعدہ کے مطابق اوصاف رسالت کے پاکیزہ کمالات کے لئے ان پر روح القدس نازل ہوا۔

مسلمان: مسیح کے صعود آسمانی والے تمام انجیلی بیانات بعد کے الحاقات، اضافے اور تحریفات ہیں۔ جنہیں جدید

انگریزی تراجم ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن، دی نیو انگلش بائبل اور گڈنیوز بائبل وغیرہ میں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مشتاقین راقم کی تالیفات بائبل کے متن کی حیثیت" اور" بائبل میں ردوبدل کا مطالعہ فرمائیں،

(۲۷) پادری:۔ اور ان رسولوں نے روح القدس کی تحریک سے روئے زمین کی تمام اقوام عالم میں انجیل مقدس کی خوشخبری کی منادی شروع کر دی۔

مسلمان:۔ غلط ہے بالکل غلط مسیح اور اس کے شاگردوں کا مشن تو یہودیوں تک ہی محدود تھا۔ تمام اقوام عالم میں تبلیغ مسیحیت پولوس کی تخریب کاری ہے۔ وہ اپنے آپ غیر قوموں کا رسول بن بیٹھا تھا۔ (رومیوں ۱۱: ۱۳) غیر یہودیوں میں تبلیغ مسیحیت کی وجہ روح القدس کی تحریک نہیں تھی۔ کتاب اعمال پڑھیئے:۔

مگر یہودی اتنی بھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے۔ اور پولوس کی باتوں کی مخالفت اور کفر بکنے لگے۔ پولس اور برنباس دلیر ہو کر کہنے لگے کہ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے۔ لیکن چونکہ تم اس کو رد کرتے ہو۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو۔ تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

(اعمال ۱۳: ۴۵-۴۶)

ڈاکٹر بلیکی لکھتے ہیں۔

"رسولوں (یعنی شاگردان مسیح ؑ) کے زمانہ میں مسیحی کلیسیا کی تاریخ دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ ان میں ایک قوم یہود ہے۔ اور دوسری غیر اقوام سے وابستہ ہے۔ یہودی تاریخ کی شاخ بارہ رسولوں سے

علاقہ رکھتی ہے، اور غیر قوموں کی تاریخ زیادہ تر پولوس کی حرکات سے وابستہ ہے۔ (صفحہ ۵۲۵)

(۲۸) پادری۔ بعد ازاں رسالت کے مقدس اختیار سے انہوں نے انجیل مقدس کو ایک کتاب کی صورت میں قلم بند کیا۔

مسلمان :۔ پادری صاحب ایسی باتیں آپ ایسے جہلا کے ٹولوں میں بیٹھ کر ہی بچ سکتی ہیں، جھوٹ جیسے تحریر میں نہ لایا کریں۔ آپ کی انجیل میں چار اناجیل شامل ہیں، جنہیں لکھنے والوں کے بارے کونیک ٹی کٹ کالج (امریکہ) میں شعبہ مطالعہ مذاہب کے چیئرمین پروفیسر آرنر فنس جانسن رقم طراز ہیں:

"ابتدائی کلیسیا نے چاروں انجیلوں کو مستند مان لیا، اگرچہ ان کے مصنفین کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ کلیسیا نے دو کو مسیح کے رسولوں متی اور یوحنا کے ناموں سے منسلک کر دیا دو انجیلیں مسیح کے رسولوں کے ساتھیوں مرقس اور لوقا کی طرف منسوب کر دی گئیں۔

(THE WORLD BOOK ENCYCLOPEDIA 1979, VOL. 2, P. 222, COL. 2)

پروفیسر مذکور مزید لکھتے ہیں، کتابوں کو مستند قرار دیتے وقت کلیسیا نے زیادہ تر تین معیار پیش نظر رکھے۔

۱۔ کچھ کتابیں عام مقبول تھیں اور کلیسیا میں مستعمل تھیں
۲۔ وہ کلیسیا کی روایتی تعلیم کے مطابق تھیں
۳۔ ان کے بارے میں اعتقاد تھا کہ انہیں کسی رسول نے لکھا، یا

لکھنے کا اختیار دیا تھا۔ (ایضاً کالم ۱)

اور ان نامعلوم لکھنے والوں کے ذہن میں انہیں "ایک کتاب انجیل مقدس" کی صورت میں قلمبند کرنے کا خیال بالکل نہیں تھا۔ انسائیکلوپیڈیا رقمطراز ہے:۔

"انہوں نے تو ان کتابوں کو یہ سوچ کر بھی نہیں لکھا تھا۔ کہ ہم کسی مقدس کتاب کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۱۔ ۱۹۱۵ جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

ان کتابوں کے لکھے جانے کے سینکڑوں برس بعد ان پر "الہامی" اور "ایک کتاب" کی تہمت مختلف مسیحی کونسلوں، کمیٹیوں اور مجلسوں نے لگائی تھی۔

مسیحؑ پر انجیل کے نزول کا انکار

(۲۹) پادری :۔ لہٰذا عیسیٰ المسیح خداوند پر انجیل کے نزول کا خیال غیر الہامی ہے۔

مسلمان :۔ پادری صاحب! خوب۔ حضرت مسیحؑ پر آپ نے تو انجیل کو ہی ختم کر دیا۔ اچھے پیرو ایسے ہی ہوتے ہیں۔

(۳۰) پادری :۔ خداوند یسوع مسیح پر انجیل کے نزول کی کوئی بات کوئی خیال انجیل مقدس میں موجود نہیں ہے۔

مسلمان :۔ خداوند یسوع مسیح پر انجیل کے نزول کی کوئی بات کوئی خیال اگر یونانیت زدہ، غیر یہودیوں میں پروان چڑھی ہوئی "انجیل مقدس"

میں نہیں ہے۔ تو اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں۔ تاہم مسیحؑ کی زبانی انجیل کا ذکر خیر تو موجود ہے۔ پادری وہ انجیل کہاں ہے ذرا لائیے تو مسیحؑ کی یہ انجیل

(ا) انجیل پر ایمان لاؤ۔ مرقس ۱ : ۱۵)

(ب) اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہو (مرقس ۱۰ : ۲۹)

(ج) جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہو گی۔ (متی ۲۶ : ۱۳)

(۳۱) پادری :۔ مسیحیوں کو خداوند کی لاتبدیل کتب مقدسہ کی صحت و صداقت اور سچائی کے بارے میں قرآن مجید کا سہارا تلاش کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

مسلمان :۔ قرآن سے یہودیوں اور مسیحیوں کی خود ساختہ من گھڑت "کتب مقدسہ" کی صحت وصداقت کو سہارا تو کیا ملے گا۔ قرآن کتب مقدسہ کے ڈھول کا پول اور انہیں "مقدسہ" قرار دینے والوں کو ان الفاظ میں وعید سناتا ہے۔

"سو خرابی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے پھر کہہ دیتے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

(ترجمہ سورۂ بقرہ آیت ۷۹)

(۳۲) پادری :۔ کتب مقدسہ کے اندر اس کی صحت و صداقت کے اثبات و شواہد بکثرت موجود ہیں۔

مسلمان :۔ (۱) پھر انہیں پیش کرو۔ مگر پادری ایسا نہیں کر سکتے۔ (۲) کتب مقدسہ کے اندر سے ان کی صحت و صداقت کے اثبات و شواہد مسیحی دنیا پیش کرنے سے رہی۔ البتہ ہم کتب مقدسہ میں

سے ہی ایک مقدس کتاب اعمال کی تکذیب کا ایک سادہ سا ثبوت
دی جنرل تھیولوجیکل سمنری نیویارک میں ادب و تفسیر عہد جدید
کے سوف سن پروفیسر پائرسن پارکر کے قلم سے تحریر کیے دیتے
ہیں ۔ کتاب اعمال باب ۹ وروس ۱۹ تا ۳۰ میں لوقا کہتا ہے ۔
کہ پولوس نے قبولِ مسیحیت کے بعد فوراً دمشق کی عبادت
گاہوں میں نئے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی ۔ اس پر کچھ یہودیوں
نے اسے مار ڈالنا چاہا ۔ مگر وہ بچ نکلا اور فوراً یروشلم چلا گیا ۔
جہاں اس نے کلیسیائی رہنماؤں سے ملنے کی کوشش کی
لیکن پولوس واشگاف الفاظ میں لکھتا ہے کہ وہ اس وقت
یروشلم کو نہیں گیا تھا ۔ بلکہ عرب چلا گیا تھا ۔ جہاں سے دمشق
کو لوٹا اور تین برس بعد یروشلم میں رسولوں سے ملاقات کی ۔
(گلتی ۱ : ۱۵ وغیرہ اور ۲ ۔ کرنتھی ۱۱ : ۳۲) پس لوقا یہاں ضرور
غلطی پر ہے ۔ (امریکی انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ ۱۹۸۳ء
جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲ کالم ۲)

(۳۳) پادری : کیا کتابِ مقدس کی مخالفت میں قرآن مجید کی مخالفت
کا باب روشن نہیں ہوتا ۔
مسلمان : مسلمانوں کو مسیحیوں کی کتاب مقدس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے ،
جب قرآن مجید سے اپنی کتاب مقدس کی تصدیق تلاش کرتے ہیں ۔
کتاب مقدس میں شامل بے سر و پا کتابوں کو آسمانی کتابیں قرار
دیتے ہیں ۔ تو مسلمانوں کو بصد مجبوری مسیحیوں کی کتاب مقدس
کے اندرونی اور بیرونی شواہد سے اسے من گھڑت اور آسمانی تعلیمات

کے خلاف ثابت کرنا پڑتا ہے۔

(۴۲) پادری :۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ قرآن سات قرأت میں نازل ہوا ہے۔ لہذا مسلمان سات قرأت کے مطابق ہر آیت کے سات سات معنی اور ترجمے کرتے ہیں۔ کیونکہ جب قرأت بدل جائے تو مفہوم بدل جاتا ہے۔ ورنہ قرآن کو ایک قرأت پہ لانے کے لئے ایک سو سال بعد حجاج بن یوسف اس پر اعراب نہ لگاتا۔

مسلمان ۔ ہر زبان بولیوں (علاقائی زبانوں) پر مشتمل ہوتی ہے۔ پنجابی میں مشہور ہے کہ ہر بارہ کوس پر بولی بدل جاتی ہے۔ ملکِ عرب کی زبان عربی تھی۔ تاہم مختلف قبائل کی طرزِ گفتگو میں تھوڑا بہت فرق تھا۔ ٹکسالی زبان مکہ کی تھی۔ مثلاً قبیلہ قریش جس لفظ کو "حَتّٰی" بولتا تھا۔ کسی اور قبیلہ کی بولی میں "عَتّٰی" تھا۔ اس صورتِ حال کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ پنجابی اصطلاح "مینوں" کے مقابلہ میں پنجاب کے مختلف علاقوں میں "ماں"، "مہاں" اور "مک" کی اصطلاحات بھی رائج ہیں۔ لیکن لاہور کو پنجابی زبان کا مرکز اور گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ٹکسالی پنجابی لاہور کی ہے۔ اور یہاں لفظ "مینوں" بولا جاتا ہے۔ اس لئے معیاری پنجابی میں "مینوں" (اردو مجھے) ہی لکھا جائیگا۔ جب اسلام قبائلِ عرب میں پھیلنے لگا۔ تو قرآن کے بعض مختلف الفاظ کی ادائیگی میں انہیں مشکل پیش آنے لگی۔ کیونکہ مختلف قبائل ایک لفظ کی اپنی مقامی قبائلی بولی بولتے تھے۔

جب قرآن مجید غیر عرب اقوام میں پھیلا تو بولیوں کی رائیاں پہاڑ بنتے لگیں۔ اس اشکال کے حل کے لئے حضرت عثمانؓ نے قرآن کو صرف مکہ کی قریشی ٹکسالی عربی میں لکھوایا۔ جیسا کہ حتیٰ اور عتیٰ کی ایک سادہ سی مثال عرض کر دی گئی ہے۔ سات قرآتیں ختم کر دی گئیں۔ اب ان کا احیا فتنہ پروری ہے۔ عثمانیؓ نسخہ کے الفاظ محض ڈھانچے ہوتے تھے۔ نقاط اور زیریں، زبریں وغیرہ نہیں تھیں مثلاً محبّت۔ محنت۔ مخنّث کو اعراب کے بغیر "محنت" لکھا جائیگا پڑھنے میں غلطی کے امکانات واضح ہیں۔ عرب تو محاورہ سے پڑھ لیتے تھے۔ غیر عربوں کی مشکل حل کرنیکے لئے حجاج کے عہد میں عربی زبان کا نیا دور شروع ہوا۔ قرآنی الفاظ پر اعراب لگائے گئے۔

اب ہر آیت کے سات سات معنیٰ اور ترجمے مسیحیوں کی خیالی دنیا میں ہی ملتے ہیں۔

(۳۵) پادری:- آج تک مسلمان اپنی اس غلطی کی تصحیح نہیں کر سکے۔ کہ آیا انجیل مقدس عیسیٰ المسیح پر نازل ہوئی تھی یا اس کے مقرر کردہ مقدس مرسلین پر نازل ہوئی تھی۔

مسلمان۔ (۱) یہ مسلمانوں پر بہتان تراشی ہے۔ اس امر کا تحریری ثبوت دیا جانا چاہیئے

(۱) قرآن مجید میں صاف مرقوم ہے (۱) ہم نے اسے (مسیحؑ کو) انجیل دی۔ (سورۃ المائدہ ترجمہ آیت ۴۶)

(ب) قرآن پاک میں مسیح علیہ السلام کے خاص چیدہ اولیں پیروکاروں کو حواری کہا گیا ہے۔ (سورۃ الصف آیت آخری) مسیحؑ کے مقدس مرسلین خالصتًہ مسیحی اصطلاح ہے۔ جسے پادری صاحب غلط طور

پر مسلمانوں کیطرف منسوب کر رہے ہیں ،

(iii) ہم مسیحؑ کے مقرر کردہ مرسلین کا تعارف بائبل سے کرائے دیتے ہیں تاکہ مسیحی بھائی جان سکیں ، کہ آیا ایسے مقدسین پر کوئی انجیل نازل ہو بھی سکتی ہے یا نہیں ۔

(۲۵) میں مسیح کے دو شاگردوں پطرس اور یہوداہ کا مقدس حال دوبارہ پڑھ لیا جائے ، برگزیدہ شاگرد یہوداہ کے بارے میں مسیحؑ کا قول ہے ،
"اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا (متی ۲۶ : ۲۴)
گرفتاری سے پیشتر مسیحؑ کے بارہ مقدس مرسلین شیخیاں بگھارتے تھے کہ ہمیں مرنا بھی پڑے گا ۔ تو بھی ہرگز تیرا انکار نہیں کریں گے ۔ (مرقس ۱۴ : ۳۱)
لیکن مسیح گرفتار ہو گیا ۔ تو سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ (متی ۲۶ : ۵۶)
مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اس (مسیحؑ) کے پیچھے ہو لیا ۔ اسے لوگوں نے پکڑا مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا (مرقس ۱۴ : ۵۰ ، ۵۱) مسیحؑ کی ساری منادی کا لب لباب یہی بارہ شاگرد تھے ۔ زبان مسیحؑ ان کی نشان یہ تھی ، کہ رائی کے دانہ برابر ایمان سے محروم تھے ۔ (متی ۱۷ : ۲۰) بلکہ بے ایمان تھے (مرقس ۴ : ۴۰) مسیحؑ انہیں "کم اعتقادو" کہہ کر خطاب کرتا تھا ۔ (متی ۱۶ : ۸)

صاحبو ! مسلمان ایسے مقدس مرسلین پر انجیل کے نزول کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہیں ۔ ایسے مقدس مرسلین مسیحیت کو ہی مبارک ہوں ، رسالت کے مقدس اختیار سے ان کی لکھی ہوئی انجیل

مقدس مسیحیوں کو ہی مبارک

(۳۶) پادری : اہل کتاب قرآن مجید کے مخالف نہیں۔

مسلمان : ۔ اگر موافقت یہی ہے ۔ جس کا مظاہرہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کیا گیا ہے ۔ تو خدا معلوم مخالفت کس بلا کا نام ہے ۔ صرف اپنی کتب کی تحریف کو چھپانے کے لئے قرآن کریم پر بیہودہ اعتراض کرتے رہتے ہیں

(۳۷) پادری : ۔ اہل کتاب علماء تو قرآن مجید کو پڑھتے اور غور کرتے ہیں ۔ سب سے پہلے قرآن مجید کے غیر زبانوں میں ترجمے اہل کتاب علماء نے کئے

مسلمان ۔ غلط ترجمے کر دیئے ۔ اس لئے کہ ان کی روشنی میں بیہودہ اعتراضات کئے جائیں ۔ صحیح ترجمہ کرنے سے مسیحی بالکل قاصر ہیں

(۳۸) پادری : ۔ روئے زمین کی قریباً تمام ترقی یافتہ اقوام کتب مقدسہ کی صحت و صداقت پر ایمان رکھتی ہیں ۔

مسلمان ۔ روئے زمین والوں کی دیگ سے ایک دانہ چکھ لیں ایک بھارتی جریدہ کسی کتاب پر تبصرہ کے دوران رقمطراز ہے ۔

"اس میں چند سوچے سمجھے اضافے یا غلط منسوبات بھی نہیں ۔ جیسا کہ مسیح کے وعظوں یا گوتم کے اقوال میں ہیں"۔

(SURYA INDIA MARCH 1-15, 1983 P.79, COL 1)

(۳۹) پادری : ۔ مسلمان سالقہ الہامی کتب مقدسہ کے متعلق قرآن مجید کی باتوں پر بھی یقین نہیں رکھتے حالانکہ سالقہ کتب مقدسہ کی صحت و صداقت پر ایمان رکھنا ان کے جزو ایمان میں شامل ہے ۔

مسلمان ۔ کتب سالقہ کے بارے میں ہمارا ایمان ہے ۔ کہ وہ کلام الٰہی تھیں ۔ ان میں اپنی اپنی اقوام اور زمانہ کے لئے ہدایت الٰہی موجود تھی ۔ موجودہ کتب سالقہ

کی صحت و صداقت مسلمانوں کا خود ایمان بالکل نہیں ہے
پادری: (۱۰) کتب مقدسہ پر الزام تراشی کرنا اچھے اصول کی نشانی نہیں ہے
مسلمان: مسلمانوں کو مسیحی کتب مقدسہ سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے
ان کے پاس قرآن کریم جیسی روشن غیر مبدّل کتاب موجود ہے۔ جس کے نور کی تابش سے مسلمان غیر خدا کے کلام کو فوراً پہچان لیتے ہیں۔
مسیحی علماء کے معتقدات و نظریات کی کمزوری روز روشن کی طرح واضح ہے۔ محض تعصب۔ ضد۔ اسلام دشمنی اور مفاد پرستی کی وجہ سے مسیحیت کا دامن نہیں چھوڑ رہے
(۱۱) پادری: مسلمانوں کے ایمان کی بھی عجب دوغلی کیفیت ہے۔ کہ وہ کہنے کو یہ ہیں۔ کہ ہم چار الہامی کتابوں یعنی توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کے سوا دوسری کتابوں کی تعلیمات کو بالکل کوئی اہمیت نہیں دیتے۔
مسلمان: (i) دوغلی کیفیت مسلمانوں کے ایمان کی نہیں مسیحیوں کے ایمان کی ہے جو قرآن کو سچا۔ برحق کلام الٰہی تو نہیں مانتے۔ لیکن اس میں سے اپنے مطلب کی باتوں کو اچھالتے، ابھارتے اور ان پر اتراتے ہیں۔
(ii) مسلمانوں کے کتب سابقہ پر ایمان کا کھاتہ بڑا وسیع ہے مسلمانوں کا ایمان ہے۔ کہ نجات کی ابدی نعمت صرف یہودیوں ہی کا حصہ نہیں تمام اقوام وملل عالم کے لئے عام ہے۔ انبیاء کرام کی وساطت سے ہر انسانی گروہ میں پیغام الٰہی پہنچا۔ جسے عرف عام میں کتاب اللہ کہتے ہیں۔ توریت، زبور، انجیل اور دیگر صحف انبیاء کے مجموعے بائیبل میں یہودیوں اور مسیحیوں کی کتب مقدسہ شامل ہیں۔

ہندوؤں کی کتب مقدسہ چار ضخیم وید ہیں ۔ اسی طرح ایران کے پارسی مذہب کی کتابیں ژند ۔ پاژند اور اوستا ہیں ۔ مذکورہ قسم کی تمام کتابوں کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے ، کہ ان میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبروں کو عطا کردہ کلام الٰہی مرقوم تھا ۔ قرآن مجید کی روشنی میں ان کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی خالص الٰہی تعلیمات نہیں ہیں ۔ ان میں بہت زیادہ گونا گوں ردو بدل ہو چکی ہے ۔ بہر حال اگر وہ اپنی صحیح شکل میں دستیاب ہو سکیں ۔ تو بھی مسلمان ان پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ نزول قرآن سے تمام سابقہ شریعتیں اور انبیاء سابقہ کے طریقے اور سنتیں منسوخ ہو چکی ہیں ۔ یہ شریعت اسلام آسان ہے ، مکمل اور جامع ہے ۔ ۔ ۔ ۔ تا قیامت ہر ملک اور ملت کے لئے قابل عمل ہے ۔ اب نجات صرف قرآن کریم پر عمل کرنے میں ہی ہے ۔

اس میدان کی پیچیدہ مشکلات کا احساس دلانے کی غرض سے صرف تورات کی چند تحریریں ہیں ۔

(۱) جب روئے زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور ان کی بیٹیاں پیدا ہوئیں ۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوب صورت ہیں ۔ اور جن کو انہوں نے چنا ان سے بیاہ کر لیا ۔ ان دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد میں جب خدا کے بیٹے انسان کی بیٹیوں کے پاس گئے ۔ تو ان کے لئے ان سے اولاد ہوئی ۔ یہی قدیم زمانہ کے سورما ہیں ۔ جو بڑے نامور ہوئے ہیں
(کتاب پیدائش ۶ : ۱ ، ۲ ، ۴)

(ب) اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بنانے لگے دیکھنے کو اترا
(پیدائش ۱۱ : ۱۵)

(ج) اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا۔ اور اس کے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھر کا چبوترا سا تھا۔ جو آسمان کی مانند شفاف تھا۔ اور اس نے بنی اسرائیل کے شرفا پہ اپنا ہاتھ نہ ٹھایا۔ سو انہوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا۔ (خروج ۲۴ : ۱۰، ۱۱)

(س) اور تم اپنی بود و باش کے ملک کو جس کے اندر میں رہوں گا گندہ بھی نہ کرنا۔ کیونکہ میں جو خداوند ہوں۔ سو بنی اسرائیل کے درمیان رہتا ہوں۔ (گنتی ۳۵ : ۳۴)

(ص) کوئی حرامزادہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک اس کی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں آنے نہ پائے
(استثنا ۲۳ : ۲)

اگر تمام موجودہ صحف سے اس قسم کی تعلیمات منتخب کریں تو وہ باہم متضاد اور مضحکہ خیز ہوں گی۔

اس بحث کا ایک پہلو ابھی باقی ہے۔ مسیحیوں کو شکایت ہے۔ کہ مسلمان قرآن مجید کے سوا دوسری کتابوں کی تعلیمات کو بالکل کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس پر برائے نام سا ایمان تو رکھتے ہیں۔ جبکہ خود مسیحی تورات کی تعلیمات کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دیتے۔ مسیحیوں کے عمل کے میدان میں تورات کی حیثیت صفر ہے۔ درحقیقت موجودہ مسیحی حضرت مسیح علیہ السلام کے پیروکار نہیں ہیں۔ یہ ایک مسیح دشمن یہودی پولوس کے پیروکار ہیں۔ جو تورات موسوی کی بیخ کنی کا علمبردار

تھا۔ اس نے شریعت کو لعنت قرار دیا۔ (گلتی ۳: ۱۳) وہ توراۃ کا ایک بھی حکم ماننے کا سخت مخالف تھا۔ یہ کہنا بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ موجودہ مسیحیت کی عمارت توراۃ موسوی کے قبرستان پر تعمیر ہوئی ہے۔

جب مسیحیوں کے توراۃ پر عمل کا اپنا یہ حال ہے تو وہ کس منہ سے مسلمانوں کے سروں پہ خدائی لا د رہے ہیں۔ اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین